بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا ہم متقی بن گئے؟؟

ابو معاویہ شارب بن شاکر السلفی

بینی پٹی۔ مدھوبنی۔ بہار

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم، أما بعد:

برادران اسلام!

ماہ رمضان کا یہ آخری جمعہ ہے تو اسی مناسبت سے آج کے خطبۂ جمعہ کے لئے جس عنوان کا ہم نے انتخاب کیا ہے وہ ہے کہ ''کیا ہم متقی بن گئے؟'' جیسا کہ میں نے ابھی یہ بات کہی کہ آج ماہ رمضان کا آخری جمعہ ہے تو آپ دیکھیں گے کہ لوگ آج بعد جمعہ الوداعی نظم پڑھ پڑھ کے خوب دھاڑیں مارمار کر روئیں گے اور یہ کہیں گے کہ الوداع اے ماہ رمضان! الوداع اے ماہ رمضان! بڑے ہی نادان ہیں وہ لوگ جو یہ بدعت الوداعی جمعہ مناتے ہیں، ہونا تو یہ چاہئے کہ رمضان کے اختتام پر ایک مسلمان اپنا جائزہ لیں اور اپنا محاسبہ کریں کہ اس نے اس رمضان میں کیا کھویا اور کیا پایا؟ کیا اس نے اس رمضان میں عبادتوں کو انجام دیا یا نہیں؟ کیا اس نے ماہ رمضان میں تراویح وتلاوت قرآن کا اہتمام کیا یا نہیں؟ مگر افسوس صد افسوس مسلمانوں نے رمضان کے آخری جمعہ کے لئے بھی ایک بدعت اور ایک نئی خرافات ہی ایجاد کرلی ہے کہ الوداع جمعہ کے دن فلاں فلاں اعمال کو انجام دو اور رمضان کے آخری جمعہ کو روتے ہوئے الوداع کہو، رمضان کے جانے پر رونا یہ تو سراسر حماقت وبیوقوفی ہے کیونکہ رمضان تو یہ تا قیامت باقی رہے گا مگر جو انسان رمضان کے جانے پر

رو رہا ہے اسے اس بات کی خود گارنٹی نہیں ہوگی کہ وہ اگلے رمضان تک زندہ رہے گا کہ نہیں ! یقیناً اگلے سال اور ہر سال رمضان ضرور بالضرور لوٹ کر آئے گا مگر ہم تب تک زندہ رہیں گے یا نہیں یہ کوئی نہیں جانتا ہےاس لئے میرے دوستو! رمضان کوالوداع نہ سمجھو کیونکہ رمضان تو ہمیشہ آتا اور جاتا رہے گا بلکہ اپنے آپ کے لئے اس رمضان کو الوداعی رمضان سمجھو،اپنے آپ کی فکر کرو،اپنے نیکیوں کی فکر کرو !اور یہ سوچو کہ اس رمضان میں ہم نے کیا کمایا اور کیا گنوایا؟ یہ سوچو کہ کیااس رمضان میں ہماری مغفرت ہوئی یا نہیں؟ یہ سوچو کہ کیا ہماری عبادتیں قبول ہوئیں یا نہیں؟اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ ہماری عبادتیں قبول ہوئی یا نہیں تو اس کا جواب بھی سن لیں کہ نیکیوں کوانجام دینے کے بعد نیکیوں پر جمے رہنا یہ نیکیوں کے قبول ہونے کی علامت ونشانی ہےاور نیکیوں کو انجام دینے کے بعد پھر نیکیوں سے دور ہو جانا یہ نیکیوں کے مردود اور نا قابل قبول ہونے کی علامت ونشانی ہے،اب فیصلہ آپ خود کرلیں کہ آپ کی نیکیاں قبول ہوئیں یا پھر مردود ہو گئیں؟اسی سلسلے میں امام کعبؒ فرماتے ہیں کہ '' مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَهُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ أَنَّهُ اِنْ أَفْطَرَ رَمَضَانَ أَنْ لَا يَعْصِى اللهَ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا حِسَابٍ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَهُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ أَنَّهُ اِذَاأَفْطَرَ عَصَى رَبَّهُ فَصِيَامُهُ عَلَيْهِ مَرْدُوْدٌ ''جس شخص نے رمضان کے روزے اس نیت سے رکھے کہ وہ بعد رمضان اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا تو وہ بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوگا(ان شاء اللہ)اور جس نے رمضان کے روزے اس نیت وارادے سے رکھے کہ وہ بعد رمضان اللہ کی نافرمانی کرے گا تو ایسے آدمی کا روزہ نا قابل قبول ہے۔(تفسیر ابن رجب حنبلیؒ:136/1)

میرے دینی وملی بھائیو اور بہنو! سوچو! ذرا غور کرو کہ کہیں ہم نے اپنی نیکیوں کو برباد تو نہیں کرلیا؟ یہ رمضان کا مہینہ تو اللہ نے ہمیں اسی لئے دیا تھا کہ ہم متقی بن کر اپنی نیکیوں کو شرف قبولیت سے بخشوالیں کیونکہ اللہ رب العزت نے یہ اعلان کردیا ہے کہ میں صرف متقیوں کے ہی نیکیوں کو شرف قبولیت سے بخشتا ہوں جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے'' إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ '' اللہ تقوی والوں ہی کا عمل قبول کرتا ہے۔(المائدۃ:27) سنا آپ نے کہ اللہ تقوی والوں کے عملوں کو ہی شرف قبولیت سے بخشتا ہے، کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ '' أَلتَّقْوىٰ مِفْتَاحُ الْقَبُوْلِ فِىْ كُلِّ عَمَلٍ '' کہ تقوی ہر عمل کے قبولیت کی کنجی ہے۔(دقائق تفسیر یہ از علامہ جلال الدین قاسمی حفظہ اللہ: ص149) اور متقی بنانے کے لئے ہی تو رب العزت نے ہمارے اوپر رمضان کے روزے فرض کئے جیسا کہ ماہ رمضان میں آپ نے یہ آیت بارہا سنی ہوگی بلکہ آپ کو یاد بھی ہو گئی ہوگی کہ'' يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ '' اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض

کیا گیا تھا، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔(البقرۃ:183) سنا آپ نے کہ روزے کا مقصد واصل یہی تقویٰ ہے، الحمد للہ ہم سب نے رمضان کے مہینے میں 30/29 روزے رکھے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم متقی بن گئے ہیں؟ کیا رب العزت نے جس مقصد کے لئے ہمارے اوپر روزے کو فرض کیا تھا، کیا ہم نے روزے کے اس مقصد کو حاصل کرلیا ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب جاننا ہم سب کے لئے بہت ہی زیادہ ضروری ہے! تو آیئے اس سوال کے جواب کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں اور سب سے پہلے ہم یہ جانتے ہیں کہ روزے کا مقصد تقویٰ ہے تو یہ تقویٰ ہے کیا؟ اور تقویٰ کس چیز کا نام ہے؟ تو اس تقویٰ کی تعریف کرتے ہوئے سیدنا علیؓ نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ " التَّقوَى هِيَ الخَوفُ مِنَ الجَلِيلِ وَالعَمَلُ بِالتَّنزِيلِ وَالقَنَاعَةُ بِالقَلِيلِ وَالاِستِعدَادُ لِيَومِ الرَّحِيلِ " تقویٰ اللہ سے ڈرنے، قرآن کے مطابق زندگی گذارنے، تھوڑے پر راضی برضا رہنے اور آخرت کے لئے زیادہ سے زیادہ تیاری کرنے کا نام ہے۔(دروس عائض القرنی:3/14) سیدنا علیؓ نے کہا کہ اگر یہ چار چیزیں تمہارے اندر ہیں تو تم متقی ہو ۔(دروس الشیخ سعید بن مسفر:14/70) تو اب آپ یہ خود فیصلہ کرلیں کہ کیا آپ کے اندر یہ چار چیزیں پائی جارہی ہیں؟

اسی طرح سے سیدنا ابن مسعودؓ نے اس تقویٰ کی کچھ اس طرح سے تعریف کی کہ " أَنْ يُطَاعَ سُبحَانَهُ وَتَعَالَى فَلَا يُعْصَى وَأَنْ يُذْكَرَ فَلَا يُنْسَى وَأَنْ يُشْكَرَ فَلَا يُكْفَر " تقویٰ یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت کی جائے اور اس کی نافرمانی نہ کی جائے، اللہ کو ہمیشہ یاد رکھا جائے اور اسے بھولا نہ جائے اور اللہ کا شکر بجالایا جائے اور ناشکری نہ کی جائے۔(دروس عائض القرنی:15/32) سنا آپ نے کہ تقویٰ کیا ہے؟ اصل تقویٰ تو یہ ہے کہ انسان رب کو ہمیشہ یاد رکھے، اب جو انسان رمضان میں اپنے رب کی عبادت وبندگی کرتا تھا مگر بعد رمضان اپنے رب کو بھول گیا تو کائنات کی رب کی قسم! وہ انسان متقی نہیں ہے اور نہ ہی رمضان سے اسے کچھ فائدہ حاصل ہوا۔

اسی طرح سے علامہ ابن رجبؒ کہتے ہیں کہ بعض علماء نے تقویٰ کی یہ تعریف کی ہے کہ تقویٰ تمام کبیرہ وصغیرہ گناہوں کو چھوڑ دینے کا نام ہے۔(دروس عائض القرنی:3/14) اسی بارے میں کسی عربی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

خَلِّ الذُّنُوْبَ صَغِيْرَهَا ... وَكَبِيْرَهَا ذَاكَ التُّقَى

وَاصْنَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ أَرْضِ ... الشَّوْكِ يَحْذَرُ مَا يَرَى

تم ہر چھوٹے بڑے گناہوں کو چھوڑ دو کیونکہ یہی اصل تقویٰ ہے، اور دنیا میں اس طرح سے رہو جس طرح سے کانٹوں کی راہوں پر چلنے والا شخص اپنا قدم پھونک پھونک کر رکھتا ہے۔(دلیل الواعظ الی ادلۃ المواعظ:546/1) سبحان اللہ! تقویٰ کی کیا بہترین تعریف کی گئی ہے، اب آپ خود یہ فیصلہ کرلیں کہ کیا ماہ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد آپ نے

گناہوں کو چھوڑ دیا ہے؟اگر چھوڑ دیا ہے تو الحمد للہ آپ کے اندر تقوی کی صفت پیدا ہو گئ ہے اور اگر بعد رمضان آپ نے گناہوں کو انجام دینا نہیں چھوڑا ہے تو پھر نہ تو آپ متقی ہیں اور نہ ہی اس ماہ رمضان سے آپ کو کچھ ملا ہے۔

اسی طرح سے تقوی کی تعریف کرتے ہوئے امام حسن بصری کہتے ہیں کہ متقی وہ ہے جو اللہ کے حرام کردہ چیزوں سے بچے اور فرائض پر عمل کرے۔(دروس للشیخ سعید بن مسفر: 14/70)اب آپ خود یہ فیصلہ کرلیں کہ رمضان کے بعد آپ فرض نمازوں کو ادا کررہے ہیں یا نہیں!اگر بعد رمضان آپ مسلسل نمازوں کے پابندرہیں تو الحمد للہ آپ متقی ہیں ورنہ بھوک وپیاس کی شدت کو برداشت کرکے بھی آپ کو کچھ نہ ملا۔

اسی طرح سے خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے تو تقوی کی کیا ہی خوب تعریف کی ہے وہ کہتے ہیں کہ تقوی یہ صرف روزہ رکھنے اور قیام اللیل ودیگر نیکیوں کو انجام دینے کا نام نہیں ہے بلکہ تقوی تو یہ ہے کہ اللہ نے جن جن چیزوں کو حرام کیا ہے اس کو چھوڑ دیا جائے اور اللہ نے جن جن چیزوں کو فرض کیا ہے اس کو بجالایا جائے، تقوی اس چیز کا نام نہیں ہے کہ انسان نماز بھی پڑھے اور چھوڑے بھی،انسان روزے بھی رکھے اور چھوڑے بھی،یعنی کبھی نیکی کرے اور کبھی نہ کرے،وہ کہتے ہیں کہ تقوی اس چیز کا نام نہیں ہے کہ تم بیڑی وسگریٹ بھی پیو،ڈاڑھی بھی منڈاؤاور عورتوں کو بھی گھورو اور نماز وروزے کی بھی پابندی کروبلکہ تقوی تو یہ ہے کہ تم ہر وقت اللہ کی اطاعت وبندگی میں زندگی گذارو اور ہر طرح کی اللہ کی نافرمانی کو چھوڑ دو۔(دروس الشیخ سعید بن مسفر: 14/70) میرے دوستو! تقوی کی تعریفوں کو سننے کے بعد ذرا سوچئے کہ کیا رمضان کے روزوں ونمازوں کو ادا کرنے کے بعد ہم ایسے بن پائے ہیں؟کیا ہمارے اندر یہ سب صفتیں پیدا ہوئیں ؟اگر ہم ایسے بن گئے ہیں اور ایسی صفتیں ہمارے اندر پیدا ہوگئیں تو الحمد للہ بہت اچھی بات ہے،اس پر آپ اللہ کا شکر بجالائیں اور اگر ہم ایسے نہ بن سکے ہیں تو پھر یہ ہمارے روزے ونماز کسی کام کے نہیں ہیں! کسی کام کے نہیں ہیں!انہیں باتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حبیب کائنات ومحبوب خدا ﷺ نے کہا کہ " رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ " کتنے ایسے روزے دار ہیں جنہیں بھوک وپیاس کی شدت وتکلیف کو برداشت کرنے کے علاوہ کچھ بھی نہ ملے گا۔(ابن ماجہ: 1690، صحیح الجامع للألبانی: 3488)اللہ کی پناہ! اللہ ہم سب کو ایسے لوگوں میں شامل ہونے سے محفوظ رکھے۔آمین۔

میرے دوستو! اب آیئے ہم اس بات پر غوروخوض کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے روزے کا مقصد تقوی ہی کیوں رکھا ہے؟اور اس تقوی کو اپنانے سے ہمیں کیا کیا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے؟تو دیکھئے اللہ نے ہمارے اوپر روزے فرض کئے تاکہ ہم متقی بن جائیں:

کیونکہ یہ تقوی ہی پورے دین اور ساری عبادتوں کا خلاصہ وما حصل ہے جیسا کہ سیدنا ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کیجئے تو آپ ﷺ نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ " أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ " میں تمہیں تقوی اپنانے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہی تقوی ہر چیز کی اصل وبنیاد ہے۔(احمد:11774،الصحیحۃ:555) سنا آپ نے کہ یہ تقوی ہی ہر چیز کی اصل ہے یعنی دین کا خلاصہ یہ تقوی ہے، تمام عبادتوں کا ما حصل یہ تقوی ہے، نماز وروزے، زکاۃ وصدقات اور حج وقربانی وغیرہ ان تمام عبادتوں کا مقصد صرف اور صرف یہی ہے کہ ہم متقی بن جائیں مگر افسوس صد افسوس برسوں سے ہم ان تمام عبادتوں کو بجالاتے ہوئے زندگی گذار رہے ہیں مگر ہمارے اندر نہ تو تقوی کی صفت پیدا ہو پاتی ہے اور نہ ہی ہم کبھی متقی بن پاتے ہیں؟ آخر کیوں؟ ہر انسان اس سوال کا جواب اپنے آپ سے حاصل کرے کہ آخر وہ اتنی ساری عبادتوں کو انجام دینے کے بعد بھی متقی کیوں نہیں بن پارہا ہے!!؟؟

میرے دوستو! اللہ نے ہمارے اوپر روزے فرض کئے تاکہ ہم متقی بن جائیں:

کیونکہ اللہ کی محبت ومعیت اور نصرت ورحمت یہ صرف متقیوں کے لئے ہی ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے کہ " إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ " یقین مانو کہ اللہ پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔(النحل:128) کہیں اللہ نے فرمایا کہ " وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ " اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔(البقرۃ:194) کہیں اللہ نے فرمایا کہ " إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ " بلاشبہ اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔(التوبۃ:4) کہیں اللہ نے فرمایا کہ " وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ " اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے تو میں وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔(الاعراف:156) کہیں اللہ نے فرمایا کہ " وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ " اور پرہیزگاروں کا رفیق اللہ ہے۔(الجاثیۃ:19) صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اللہ رب العزت نے یہ اعلان کردیا ہے کہ میری نظر میں باعزت ومکرم شخص بھی متقی ہی ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے " إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ " اللہ کے نزدیک تم سب میں باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔(الحجرات:13) سنا آپ نے کہ نصرت الہی کا حقدار بھی متقی، محبوب الہی اور رحمت الہی کا حقدار بھی متقی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی ولایت ودوستی کا حقدار بھی متقی۔ سبحان اللہ۔ اور انہیں سب چیزوں

کو عطا کرنے کے لئے تو اس ذات باری تعالی نے ہمیں رمضان کا مہینہ عطا کیا تاکہ ہم متقی بن جائیں ! اب اگر رمضان کا مہینہ پانے اور روزہ رکھنے کے بعد بھی ہم متقی نہ بن سکے تو سوچئے کہ ہم کتنے بڑے بدنصیب و بدبخت ہیں !

میرے پیارے پیارے بھائیو اور بہنو ! اللہ نے ہمارے اوپر روزے فرض کئے تاکہ ہم متقی بن جائیں :

کیونکہ جنت یہ صرف متقیوں کے لئے ہی تیار کی گئی ہے جیساکہ فرمان باری تعالی ہے " وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ " اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔(آل عمران:133) جنت بھی اور جنت کے تمام حور و غلمان اور دیگر ناز و نعمت بھی یہ صرف متقیوں کے لئے ہی رکھی گئی ہے جیساکہ فرمان باری تعالی ہے " إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا،حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا،وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا،وَكَأْسًا دِهَاقًا،لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا،جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا " یقیناً پرہیزگار لوگوں کے لئے کامیابی ہے، باغات ہیں اور انگور ہیں، اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں، اور چھلکتے ہوئے جام (شراب) ہیں، وہاں نہ تو وہ بے ہودہ باتیں سنیں گے اور نہ ہی جھوٹ سنیں گے، (ان کو) تیرے رب کی طرف سے (ان کے نیک اعمال کا) یہ بدلہ ملے گا جو کافی انعام ہوگا۔(النبا:31-36) کہیں اللہ نے فرمایا کہ اے لوگوں سن لو ! قیامت کے دن اعزاز و تکریم کے ساتھ صرف اور صرف متقیوں کو ہی جمع کیا جائے گا اور بدکاروں، فاسقوں وفاجروں اور بے نمازیوں کو تو بس جانوروں کی طرح ہانکتے ہوئے جمع کیا جائے گا، فرمان باری تعالی ہے " يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا،وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا " جس دن ہم پرہیزگاروں کو اللہ رحمان کی طرف بطور مہمان کے جمع کریں گے، اور گنہگاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک لے جائیں گے۔(مریم:85-86) اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ متقیوں کے ساتھ کیسی عزت و تکریم ہوگی تو سنئے اس کا بھی اعلان اللہ رب العزت نے اپنے کلام پاک میں کردیا ہے کہ " وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ، وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ " اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے، یہاں تک کہ جب اس کے پاس آجائیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے : تم پر سلام ہو، تم پاکیزہ ہو، تم اس میں ہمیشہ کے لئے چلے جاؤ، یہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنادیا کہ جنت میں جہاں چاہیں رہیں، پس

عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔(الزمر: 73-74) سنا آپ نے کہ متقیوں کو کتنی عزت و تکریم کے ساتھ رب کے حضور پیش کیا جائے گا اور ان کو کتنے بڑے اعزاز و اکرام سے نوازا جائے گا کہ فرشتے انہیں سلام عرض کریں گے اور اسی کے برعکس آپ نے یہ بھی سنا کہ بدکار و فاسق و فاجر اور بے نمازیوں کے ساتھ کتنا برا سلوک کیا جائے گا،اب فیصلہ واختیار ہمارے ہاتھ میں ہے کہ ہم متقی بن کر اس دنیا میں زندگی گذاریں اور پھر بروز قیامت رب کے حضور عزت و تکریم کے ساتھ پورے آن وبان اور شان کے ساتھ حاضر کئے جائیں یا پھر فسق وفجور سے بھری اللہ کی نافرمانی میں زندگی گذاریں اور پھر بروز قیامت ذلت ورسوائی کے ساتھ جانوروں کی طرح جمع کئے جائیں!

میرے دوستو! صرف اتنا ہی نہیں بلکہ حبیب کائنات و محبوب خدا ﷺ نے یہ اعلان کردیا ہے کہ اے میری امت کے لوگوں سن لو جنت میں سب سے زیادہ لوگ اسی تقوی کی وجہ سے ہی جائیں گے جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ " سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ "آپ ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ کس بنیاد پر لوگ سب سے زیادہ جنت میں جائیں گے تو آپ ﷺ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ " تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ " تقوی اور عمدہ اخلاق ،(ترمذی:2004،الصحیحۃ:977)انہیں دو چیزوں کی وجہ سے ہی تو لوگ سب سے زیادہ جنت میں جائیں گے۔اللہ اکبر!! سنا آپ نے کہ جنت بھی متقیوں کے لئے اور جنت کی ناز ونعمت بھی متقیوں کے لئے اور جنت میں بھی لوگ سب سے زیادہ اسی تقوی کی وجہ سے ہی جائیں گے ،صرف یہی نہیں بلکہ پل صراط جیسے کٹھن مرحلے سے آسان گذرنا بھی متقیوں کے نصیب میں ہی ہوگا جیسا کہ وعدۂ الٰہی ہے " وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا،ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا "تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے،یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی فیصل شدہ امر ہے،پھر ہم پرہیزگاروں کو تو بچالیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔(مریم:71-72)اللہ کی پناہ!! میرے دوستو! یہ پل صراط کے معاملے کو آپ ہلکا اور آسان نہ سمجھیں،یہ کتنا کٹھن مرحلہ ہوگا اس کا اندازہ آپ صرف اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ جب جہنم کے اوپر پل صراط کو رکھا جائے گا تو اس وقت سارے کے سارے انبیاء ورسل یہی کہہ رہے ہوں گے کہ " اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ،اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ "اے اللہ! تو مجھے بچالے،اے اللہ! تو مجھے بچالے (احمد:7927) تو اتنے کٹھن مرحلے میں بھی اللہ متقیوں کی حفاظت فرمائے گا۔اے اللہ تو ہم سب کو اپنے فضل وکرم سے متقی بنادے۔آمین۔

میرے پیارے پیارے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو اور بہنو! اللہ نے ہمارے اوپر روزے فرض کئے تاکہ ہم متقی بن جائیں:

کیونکہ دنیاوجہاں یعنی اِس جہاں اوراُس جہاں کی کامیابی اسی تقوے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے جیساکہ فرمان باری تعالی ہے" وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ "جو بھی اللہ کی اوراس کے رسول کی فرماں برداری کریں،خوف الٰہی رکھیں اوراس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں،وہی نجات پانے والے ہیں۔(النور:52)اورتواور ہے متقیوں کے لئے اللہ رب العزت کا یہ وعدہ بھی ذرا سن لیں کہ " أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ،الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ، لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ" یادرکھواللہ کے دوستوں پرنہ کوئی اندیشہ ہےاورنہ وہ غمگین ہوتے ہیں،یہ وہ لوگ ہیں جوایمان لائے اورپرہیزگار رہے،ان کے لئے دنیاوی زندگی میں بھی اورآخرت میں بھی خوش خبری ہے،اللہ کی باتوں میں کچھ فرق ہوانہیں کرتا یہ بڑی کامیابی ہے۔(یونس:62-64) سناآپ نے کہ جو متقی بن جائے گاوہ اللہ کا ولی ہے اورایسے ہی لوگ دنیاوآخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

میرے دوستو!آج کل ہم اورآپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ پورے عالَم میں آج مسلمانوں کی کیا حالت اور درگت بنی ہوئی ہے،آج پوری دنیامیں ہرکس وناکس اورہرظالم وجابرحکمراں کے نشانے پرصرف اورصرف مسلمان ہے ،اورنوبت بایں جارسید کہ ہرکوئی مسلمان ہی کو مشق ستم بنارہاہے،ہرآئے دن مسلمانوں کے دین وایمان اورمسلمانوں کے عزت وناموس کے ساتھ کھیلواڑ کیا جارہاہے،جگہ جگہ پر مسلمان آلو اور گاجر کی طرح کاٹے اور مارے جارہے ہیں اورآج کل توآپ نے فلسطین کے بارے میں توسنااوردیکھاہی ہوگاکہ کس طرح سے ملعون ومردود نتن یاہو بے قصور فلسطینی مسلمانوں ، عورتوں اور بچوں کو موت کے گھاٹ اتارتاجارہاہےاوردنیا خاموش تماشا دیکھ رہی ہے،الغرض آج ہرچہارجانب سے مسلمان کس مپرسی کی حالت میں خوف وہراس اور مایوسی وقنوطیت کے ساتھ زندگی گذارنے پرمجبورہوچکاہے،اورایسا صرف اورصرف مسلمانوں کے خودکرتوت واعمال کی وجہ سے ہورہاہے ورنہ اللہ رب العزت کی ہرگزہرگزیہ منشانہیں ہے کہ مسلمان اس طرح سے ذلیل ورسواہو بلکہ اللہ رب العزت توہماری جان ومال اورعزتوں کی حفاظت کرناچاہتاہے، تبھی تواس ذات باری تعالی نے ہمیں ماہ رمضان عطاکیااورماہ رمضان عطاکرکے اللہ رب العزت نے ہمیں یہ پیغام دے دیا تھاکہ اے مسلمانو! دیکھو ہم نے تمہارےاوپررمضان کے روزے فرض کئے ہیں تاکہ تم متقی بن جاؤاورجب تم متقی بن جاؤگے توپھردنیاکی کوئی طاقت تمہیں آنکھ نہیں دکھاسکے گی، کیونکہ اس وقت میری خاص مدداور میراخاص پروٹوکول تمہیں حاصل ہوجائےگااور تمہاری نصرت ومددکے لئے فرشتے حاضرہوجایاکریں گے پھرکوئی بھی طاقت وقوت تمہارابال بھی بیکانہ کرسکے گی،فرمایا" وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا "تم اگرصبرکرواور

پرہیزگاری کروتوان کامکر تمہیں کچھ نقصان نہ دے گا۔(ال عمران:120) پھرآگے اسی سورہ میں چندآیتوں کے بعد رب العزت نے غزوۂبدرکے ضمن میں یہ وعدہ کیاکہ اے مسلمانوں سن لو! " بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ " کیوں نہیں،بلکہ اگر تم صبر وپرہیزگاری کرواور یہ لوگ اسی دم تمہارے پاس آجائیں تو تمہارارب تمہاری امداد پانچ ہزار فرشتوں سے کرے گا۔(ال عمران:125) سناآپ نے اللہ کاوعدہ کہ تم متقی بن جاؤ تمہاری مدد کے لئے آسمان سے میں فرشتوں کو نازل کروں گا۔ سبحان اللہ۔۔کتنارحیم وکریم ہے ہمارارب کہ وہ ہمیں دشمنوں کے حملوں اور نرغوں سے نکلنے کے راستے تو واضح اور دوٹوک الفاظ میں بتارہاہے مگرآج کا یہ بدبخت مسلمان ہے جہاں ایک طرف رمضان کے مہینے میں بھی روزہ نہیں رکھتاہے بلکہ کچھ لوگ توروزے کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں کھاتا پیتا روزہ ہوں۔استغفراللہ۔وہیں دوسری طرف اکثر لوگ رمضان میں روزہ رکھ کراور نمازیں ادا کرکے پھر سے بے نمازی اور پاپی بن جاتے ہیں تو اللہ کا عذاب نہیں آئے گا تو کیا آئے گا؟اللہ مسلمانوں کے اوپر دشمنوں کو مسلط نہیں کرے گا تو کیا کرے گا؟اللہ مسلمانوں کو ڈر وخوف میں مبتلا نہیں کرے گا تو کیا کرے گا؟آج ہم مسلمان اپنے اعمال وکرتوت سے ہی اپنے رب کو ناراض کرچکے ہیں جس کا نتیجہ ہم اورآپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ورنہ کسی کی کیا مجال کہ وہ مسلمانوں کوآنکھ بھی دکھاسکے،تواے دنیاکے مسلمانوں!!اگر تمہیں اپنے زندگی کے ہرمعاملے میں اللہ کی نصرت ومعیت،اس کی رحمت اور فرشتوں کی مدد چاہئے تو پھر متقی بن جاؤ،رب کی رحمتیں وعنایات تم پر نچھاور ہوجائیں گی جیساکہ فرمان باری تعالی ہے" وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ "اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجابڑی خیروبرکت والی،سو اس کا اتباع کرو اورڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔(الانعام:155)۔اللہ سے دعا کرلیں کے اے باراللہ تو ہم سب کو اپنے فضل وکرم سے متقی بنادے اور ہم پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔آمین

میرے دوستو!

قرآن کا مطالعہ کرنے سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جولوگ متقی ہوتے ہیں توانہیں اللہ رب العزت اس وقت بھی بچالیتاہے جس وقت پوری قوم وملت عذاب سے دوچار ہوتی ہے،اگرآپ کو میری اس بات پر یقین نہ ہورہاہوتو پھر ذرا سورہ نمل کو ترجمہ کے ساتھ پڑھئے،آپ کواس سورہ کے اندر قوم ثمود کی ہلاکت وبربادی کے واقعے کے ضمن میں یہ بات ضرور بالضرور لکھی ہوئی ملے گی کہ اللہ نے قوم ثمود کو تہس نہس کرکے ہلاک وبرباد کردیا،فرمایا" أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ،فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ "کہ ہم نے ان کواوران کی قوم

کو سب کو غارت کر دیا، یہ ہیں ان کے مکانات جو ان کے ظلم کی وجہ سے اجڑے پڑے ہیں، جو لوگ علم رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں بڑا نشان عبرت ہے،اب ذرا بغور سماعت فرمائیں کہ اللہ رب العزت نے تو ان سب قوم کو ہلاک وبرباد تو کر دیا مگر اسی قوم کے بیچ میں حضرت صالح اور دیگر مومنین بھی تھے جنہیں اللہ نے ہر طرح کے جانی ومالی نقصان اور عذاب سے محفوظ رکھا،اور کیوں رکھا اس کی وجہ کا اعلان کرتے ہوئے رب نے فرمایا کہ " وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ " ہم نے ان کو جو ایمان لائے تھے اور پرہیزگار تھے بال بال بچالیا۔(النمل:51-53)۔اللہ اکبر۔سنا آپ نے کہ اللہ نے کس طرح سے متقیوں کی حفاظت کی تو ذرا آپ ہی مجھے بتائیں کہ جب اللہ نے حضرت صالح علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ دیگر مومنوں کی حفاظت کی تو کیا اللہ اپنے محبوب کے امتیوں کی حفاظت نہیں کرے گا،ضرور بالضرور کرے گا مگر اس کے لئے ایمان وتقوی شرط ہے جو آج کل اکثر مسلمانوں کے پاس نہیں ہے تو بھلا آپ مجھے یہ بتائیں کہ اللہ کی نصرت ومدد کیسے آئے گی؟؟اس لئے میرے دوستو!کان کھول کر سن لو!صرف ایک مہینہ اللہ کی عبادت وبندگی کرنے سے نہ تو ہم متقی بن سکتے ہیں اور نہ ہی اللہ ہم سے راضی ہوگا اور نہ ہی اللہ کی مدد ونصرت ومدد ملے گی،اگر ہمیں اللہ مدد چاہئے تو پھر اس کے لئے متقی بننا پڑے گا اور متقیوں کی سب سے اہم صفت وپہچان یہ ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ نمازوں کی پابندی کرنے والے ہوتے ہیں،جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے " الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ " کہ متقی وہ لوگ ہیں جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔(البقرۃ:3)اب آپ یہ خود فیصلہ کرلیں کہ ایک مہینہ روزہ رکھ کر،ایک مہینہ فرض ونفل نماز (تراویح)وغیرہ پڑھنے کے بعد کیا آپ عید کے بعد بھی مسلسل نمازی ہیں ؟اگر ہیں تو الحمد للہ آپ متقی ہیں اور اگر آپ رمضان میں نمازی تھے اور عید کے بعد بے نمازی ہیں تو پھر آپ متقی نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے باغی ودشمن ہیں اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے باغی ودشمن ہوتے ہیں ان کی کوئی مدد نہیں کی جاتی ہے،اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں حضرت بشر حافیؒ نے کہا تھا کہ ایسے لوگ بہت ہی برے ہیں جو اللہ رب العزت کو صرف رمضان کے مہینے میں پہچانتے ہیں۔

میرے دوستو اور پیارے پیارے میٹھے میٹھے بھائیو اور بہنو! رمضان کا مہینہ تو اب جارہاہے مگر مسجدیں کھلی رہیں گی اور نماز واذان ہوتی رہیں گی،یقیناً رمضان اپنے خیر وبرکت کے ساتھ تو اب ہم سے جدا ہورہاہے مگر رمضان کے مہینے کا جو رب ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ باقی رہے گا اور ہمارے رب کی شان وعظمت یہ ہے اور ہمارا رب اس لائق ہے کہ ہم اس کی تادم حیات عبادت وبندگی کریں اور یہی حکم ہمارے نام ہمارے رب کا ہے کہ ہم تادم حیات اس کی عبادت وبندگی کریں

جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ " اور اپنے رب کی عبات کرتے رہو یہاں تک کہ تم کو موت آ جائے۔(الحجر:99) تو ہم کو اور آپ کو اپنی موت تک نماز کی پابندی کرنی ہے،اور اگر ہم اپنی موت تک اللہ کی عبادت وبندگی کریں گے تو اس میں صرف اور صرف ہمارا بھلا ہے اور اگر بعد رمضان عبادتوں سے او رمسجدوں سے دور ہو جائیں گے تو اس میں صرف اور صرف ہمارا ہی نقصان ہوگا،وہ اللہ رب العزت کی ذات اقدس ومقدس ہماری ہر طرح کی عبادتوں سے بے نیاز ہے،فرمان باری تعالی ہے" مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ " جو شخص نیک کام کرے گا تو اپنے نفع کے لئے اور جو برا کام کرے گا (تو) اس کا وبال بھی اسی پر ہے اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔(فصلت:46) اے ماہ رمضان میں نمازوں کا اہتمام کرکے بعد رمضان نمازوں سے دور ہونے والو یہ بات اچھی طرح سے جان لو کہ اللہ ہماری عبادتوں کا محتاج نہیں ہے،اس کی عبادت وبندگی کرنے کے لئے تو ساری کائنات کی مخلوق ، شجر وحجر،چرند وپرند ،جمادات ونباتات اور بے شمار ولا تعداد اور ان گنت فرشتے موجود ہے،ہماری عبادت وبندگی کرنے اور نہ کرنے سے اس کی بادشاہت میں کمی وبیشی نہیں ہو سکتی ہے اور اس بات کا اعلان خود اس ذات باری تعالی نے اپنے محبوب جناب محمد عربی ﷺ کے ذریعے حدیث قدسی میں کردیا ہے کہ اے دنیا کے لوگوں سن لو ! " يَاعِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَاعِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَازَادَ ذَالِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَاعِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَانَقَصَ ذَالِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا " یعنی اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! (تم میں اتنی طاقت وقوت نہیں کہ) تم مجھے نفع و نقصان پہنچا سکو اور نہ ہی تم مجھے نفع ونقصان پہنچا سکتے ہو! اے میرے بندو! اگر تمہارے اول وآخر،انس وجن سب مل کر اس ایک شخص کی طرح ہو جائیں جس کے دل میں سب سے زیادہ اللہ کا ڈر ہو تو یہ بات بھی میری بادشاہت وسلطنت میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتی،اے میرے بندو! اور اگر تمہارے اول وآخر،انس وجن سب کے سب اس ایک شخص کی طرح ہو جائیں جو کائنات کا سب سے زیادہ فاسق وفاجر ہوتا ہے تو یہ بات بھی میری بادشاہی وفرمانروائی میں کوئی کمی نہیں کر سکتی۔۔۔۔الحدیث۔(مسلم:2577) اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! اگر ہم اور آپ اپنی بھلا چاہتے ہیں اور دنیا وآخرت کی ہر ذلت ورسوائی سے اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہیں تو پھر ہمیشہ اللہ کی عبادت وبندگی کرتے رہیں۔

میرے دوستو! جیسا کہ آپ نے بارہا یہ سنا کہ روزہ فرض کئے جانے کا مقصد ہی ہے تقوی تو آیئے آخر میں ہم آپ کو دوایسی دعائیں بتادیتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے ہمیں اسی بات کی تعلیم دی ہے کہ ہم اللہ سے اپنے لئے تقوے کا سوال کریں اور یہ دعا کریں کہ اے اللہ تو ہم سب کو متقی بنادیں،سب سے پہلی دعا '' اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى'' اے اللہ! میں تجھ سے اپنی ہدایت اور اپنی پرھیزگاری اور اپنی پاکدامنی اور اپنی بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔(مسلم، صحیح ابن ماجہ للألبانی:3832)اور دوسری دعا یہ ہے کہ '' اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا'' اے اللہ! میرے نفس کو تقوی و پرہیزگاری عطا فرما اور اسے پاک کردے، تو ہی سب سے بہتر اسے پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا ولی اور مالک ہے۔(مسلم:2722)آپ ان دونوں دعاؤں کا ہمیشہ اہتمام کرتے رہا کریں اور اگر آپ کی دعا قبول ہوگئی تو یقیناً آپ متقی بن جائیں گے اور جب آپ متقی بن جائیں گے تو رب کی تمام رحمتوں و برکتوں اور عنایات کے آپ حقدار ہو جائیں گے۔

اب آخر میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ اے بارالہ تو اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو متقی بنادے، آمین اور اس ماہ رمضان میں ہم نے جو کچھ بھی ٹوٹی پھوٹی نیکیاں کی ہیں تو ان تمام نیکیوں کو شرف قبولیت سے بخش دے۔آمین ثم آمین یارب العالمین۔

کتبہ

ابو معاویہ شارب بن شاکر السلفی

ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔آدونی

امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث۔فتح دروازہ۔آدونی۔کرنول ضلع۔آندھرا پردیش

sharibsalafi9885@gmail.com

9885294745